خطباتِ سید محمود میاںؒ

(۵)

محمود الملة والدين شيخ الحديث حضرت مولانا سيّد محمود مياں صاحبؒ جامعہ مدنیہ جدید کی مسجد حامد میں جمعہ کا بیان فرمایا کرتے تھے جن کی ریکارڈنگ جامعہ کے استاذ مفتی محمد فہیم صاحب کرتے تھے، ان بیانات کی افادیت کے پیشِ نظر انہیں ماہنامہ انوارِ مدینہ کے ذریعہ ہر ماہ حضرتؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچانے کا اہتمام کیا جارہا ہے اللہ تعالیٰ حضرتؒ کے اس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔ (ادارہ)

اسلام میں غلام اور باندیوں کے حقوق (حصہ دوم)

﴿ افادات : شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ ﴾

عنوانات و نظرثانی : ڈاکٹر محمد امجد

(۲۰ ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ / ۲۱ فروری ۲۰۱۴ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّابَعْدُ !

انسان کو انسان سمجھنا اور انسان کو انسان کا درجہ دینا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے یہ شعور لوگوں میں پیدا کیا اور عمل کر کے دکھایا ! ان میں ایک چیز جو ہم نے پچھلے جمعہ بیان کی تھی وہ غلاموں اور باندیوں کا نظام تھا جو صدیوں پہلے سے چلا آرہا ہے، کافروں نے اس کو شروع کیا کافروں میں رہا وہ غلاموں اور باندیوں کے ساتھ بے انتہا ظلم کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے آکر لوگوں کو سمجھایا کہ یہ بھی تمہارے ہی جیسے انسان ہیں ان کے بھی تمہارے ہی جیسے جذبات ہیں ان کی بھی ویسی ہی ضرورتیں ہیں ان کا بھی ویسا ہی خیال رکھو ! اس میں یہ ایک حدیث آتی ہے اور اس کے علاوہ دسیوں بلکہ سینکڑوں احادیث ملیں گی جو غلاموں اور باندیوں کو حقوق دلانے کے لیے ہیں اس میں ایک یہ بتایا کہ چند لوگ ایسے ہیں جنہیں دُگنا ثواب ملتا ہے ان میں ایک آدمی وہ ہے

وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ أَمَةٌ يَطَأُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَأْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا

جس کے پاس باندی ہو اور اس نے اپنی باندی کو اعلیٰ تعلیم دی اور ادب سکھائے ہنر سکھائے گھر کا نظام چلانا سکھایا اور پھر بہت اعلیٰ نظام سکھایا معمولی بھی نہیں پھر فرمایا کہ اس کے بعد جب یہ سب کچھ سکھا دے اس پر اتنے پیسے خرچ کر دے، لاکھوں روپیہ خرچ ہو چکا ہے اب تک اس پر، تو پھر اس کو وہ آزاد کر دے !

اقتصادی ماہرین کی نگاہ اور اسلام :

یہ اصول نبی علیہ السلام نے دنیا اور دنیا داروں کی روایات سے ہٹ کر بتایا اس لیے کہ آپ نبی تھے جیسے آپ کی نگاہ دنیا پر تھی ایسے ہی آخرت پر بھی تھی اور دنیا کے سیاستدان دنیا کے اقتصادی ماہرین کی نگاہ صرف دنیا پر ہوتی ہے آخرت پر نہیں ہوتی، دنیا سے شروع ہوتی ہے اور دنیا پر ہی ختم ہوجاتی ہے ! اسلام میں دنیا سے شروع ہو کر آخرت کی طرف جاتی ہے، آخرت اور دنیا دونوں ساتھ چلتے ہیں ! تو دنیاوی نقطہ نظر سے یہ چیز سمجھ میں نہیں آتی کہ جب اتنا سارا پیسہ خرچ کر دیا تو ہر بڑے سے بڑا دانا سمجھدار یہی کہے گا کہ جب اتنا پیسہ خرچ کیا سکھایا لکھایا پڑھایا اب اس کو آزاد کرنا یہ تو سمجھ سے باہر ہے، آزاد کرنا تھا تو پہلے کرتے اب آزاد کرنے کا کیا مقصد ہے ؟

لیکن نبی علیہ السلام کی نگاہ پہنچ گئی دور تک، فرمایا نہیں آزاد کر دو ! کیونکہ معاشرے میں آزاد آدمی اپنی صلاحیتوں کو جس طرح کار آمد بنا سکتا ہے غلام آدمی نہیں کر سکتا، وہ پھر پابند رہتا ہے اپنے آقا کے کاموں کا، مالک کی ہدایت کا، اس نے جو کہا کہ اس طرح نظام بناؤ، دن کے اوقات دن کا ٹائم ٹیبل جدول المواقیت اس طرح ہونا چاہیے، جب وہ (باندی) آزاد ہو جائے گی یا (غلام) آزاد ہو جائے گا تو اب اس کی اپنی صلاحیت اس کے اپنے ہاتھ میں آگئی، اب وہ اس کو جیسے استعمال کرے گا تو اس کا فائدہ ملک کو ہوگا شہر کو ہوگا باہر تو نہیں گیا، تو اس کی صلاحیتیں جس میدان میں بھی ہوں گی وہ اب زیادہ بہتر انداز میں ان کو کام میں لا سکے گا، غلامی کی شکل میں نہیں لا سکے گا !

تو اس لیے فرمایا دنیاوی نقطہ نظر سے جب اس طرف نگاہ جائے گی تو پھر دنیاوی ماہر بھی اس کو ماننے پر مجبور ہوں گے کہ دنیاوی اعتبار سے بھی یہ بات درست ہے، تو اسے آزاد کر دو اب وہ کیا بن گئی ؟ معاشرے کی ایک آزاد فرد بن گئی جیسے اور عورتیں تھیں چاہے وہ خالہ جان کی شکل میں محلے میں اس کی تھی

کسی کو وہ خالہ کہتی تھی، کسی کو نانی، کسی کو پھوپھو، کسی کو بہن، کسی کو کچھ اور وہ سب اس کو پیار سے کچھ کہتے بھی ہوں گے لیکن باندی ہی سمجھتے ہوں گے اب وہ اس کو اپنی ہی طرح کا آزاد فرد سمجھیں گے ! اب یہ ان کو اور طرح خالہ کہے گی، پہلے اور طرح خالہ کہتی تھی، اب اور طرح بہن کہے گی پہلے اور طرح بہن کہتی تھی ! تو بڑا فرق آگیا زمین وآسمان کا ! !

پھر نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے اس پر ہی قناعت نہیں فرمائی بلکہ اور آگے اور آگے اس کو اٹھایا کہ نہیں ابھی اسے اور اونچا کرو فرمایا کہ اس کو آزاد کردے فرمایا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ [1] پھر اس سے شادی بھی کرلے تو اس کے لیے ڈبل اجر ہے ! اگر اس سے شادی بھی کرنی ہے تو کرسکتا ہے ! !

باندی اور بیوی کے حقوق :

اب جب اس نے شادی کرلی گھر کے مالک سے تو اب مہارانی بن گئی، آئی نوکرانی بن کر تھی اب مہارانی بن گئی اس کی ،فرمایا جس نے اسے معاشرے اس کو اتنا اونچا کیا اتنا اونچا کیا تو اس کو اللہ تعالیٰ بہت زیادہ اجر اور ثواب دیں گے ! شادی ہی کرلی ، شادی کرنا تو بہت بڑی بات ہے اس خاندان کا فرد بن گئی ! وہ اس خاندان اس کنبے کا ایک فرد بن گئی، اب اس کی عزت ان کی عزت ہے اس کی آبرو خاندان کی آبرو بن گئی ، بالکل ایک ہوگئی ، جو اس کو میلی نظر سے دیکھے گا پورے خاندان کو دیکھے گا، اگر باندی کو دیکھتا میلی نظر سے تو کچھ بھی نہ ہوتا خاندان کے ساتھ، خاندان سے باہر کی ایک ملازمہ ہے ملازمہ سے بھی گئی گزری ہے، ملازمہ کی بھی حیثیت ہے وہ جب چاہے چھوڑ کے چلی جاتی ہے، کہتی ہے میں آج سے آپ کا کام نہیں کروں گی فارغ ہوں، اس مہینے سے فارغ ہوں میں نہیں کروں گی یا میں کل سے نہیں آؤں گی، اسے کوئی نہیں روک سکتا، معلوم ہوا اس کا بھی درجہ تھا، باندی تو اس سے بھی گئی گزری تھی، غلام اس سے بھی گیا گزرا تھا ! تو فرمایا اس سے شادی کرلو اب وہ مہارانی بن گئی ! اگر اس سے پہلے بیوی تھی تو یہ اب اس کے برابر کی ہوگئی پہلے اس کی نوکرانی تھی اب اس کے ساتھ کی ہوگئی اتنا اٹھایا گیا اس کو، اب رات برابر تقسیم ہوگی اب اس گھر میں رہتا ہے تو ایک رات اس کے پاس رہے گا،

---

[1] صحیح البخاری کتاب العلم رقم الحدیث ۹۷

باندی تھی تو کوئی باری مقرر نہیں تھی جہاں چاہے سوئے جہاں وہ جگہ دے دے سرونٹ کوارٹر میں دے دیں باہر کونے میں دے دیں، گرمی ہے تو صحن میں کہیں یا چھت پر، کہیں کہ یہاں سو جاؤ تو بس سوئے گی خاموش ہو جاتی ہے، شادی جب ہو گئی اب اگر اس سے کہے گا کہ آج رات میں پھر اسی کے پاس سوؤں گا تو یہ کھڑی ہو جائے گی کیسے سو سکتے ہو ؟ میں اجازت دوں گی تو سو سکتے ہو ورنہ نہیں سو سکتے، مجبور ہے جیسے وہ پہلی بیوی ہے، ویسے ہی یہ دوسری بن گئی، اگر پہلی بیوی سے کہے گا کہ میں آج دوسری رات بھی اسی کے پاس رہوں گا تو وہ لڑے گی، اس سے کہے گا تو یہ بھی لڑے گی تو دونوں برابر ہوئیں ! !

تو آپ نے دیکھا کہ اسلام نے باندی کو برابر کی قوت اور برابر کے حقوق دے دیے جیسا اس کو پہنانا ہے ویسا ہی اسے بھی پہنانا ہے، جیسا اس کو کھلانا ہے ویسے ہی اس کو کھلانا ہے، اگر ہفتے کی باری مقرر کرلے تو ہفتے کی کر لے، ایک ہفتہ اس کے پاس اور ایک ہفتہ اُس کے پاس، ایک مہینہ اس کے پاس اور ایک مہینہ اُس کے پاس، جیسے اس کو آسانی ہو ویسے کرلے لیکن باری بنانی پڑے گی، چاہے روز کی بنائے، چاہے ہفتہ وار بنائے، چاہے ماہانہ وار بنائے، چاہے دس دن کی بنائے لیکن وہ بنانی پڑے گی ! ہاں اس نے اگر اجازت دی تو پھر اس کی باری میں دوسری کو وقت دے سکتا ہے ورنہ نہیں دے سکتا ! حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اسے اتنا بلند کیا معاشرے میں ! اور یہ ہِدَایَہ لِـ میں صرف بتانے کی چیزیں نہیں ہیں بلکہ سب سے پہلے اس پر آپ علیہ السلام نے خود کئی دفعہ عمل کر کے دکھایا وہ مثالیں بھی الگ ہیں جو بتائیں گے آپ کو، ابھی موقع نہیں ہے ساری چیزیں بتائیں گے ان شاء اللہ ! !

تو عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اسلام نے غلام اور باندی کے اُس ظالمانہ رواج کو ختم کیا تھا جو صدیوں سے چلا آرہا تھا، اسلام ہی کی برکت سے بالآخر یہ ختم ہو گیا دنیا سے، آج اگر کفار نے پھر کسی کو پکڑ کر غلام اور باندی بنا لیا تو ہم بھی بنائیں گے اور ہمارے لیے بنانا جائز ہے ! !

روس کا ظالمانہ عمل :

جب روس آیا تھا افغانستان میں تو ان کے فوجی کسی بھی گاؤں میں ہیلی کا پٹر پر درندوں کی طرح

اترتے تھے اور ان کے گاؤں کی عورتوں کو بہنوں کو بیٹیوں کو جو ہماری بھی عورتیں بہن بیٹیاں ہیں، مسلمان ہونے کی حیثیت سے وہ ہماری بھی ہیں، صرف ان کی نہیں ہیں ہم سب کی ہیں پورے عالم اسلام کی ہیں، عالم اسلام کی بیٹی اور بہو کو ہیلی کاپٹر میں ڈال کر اٹھا کر لے جاتے تھے اور پھر فضا میں ہیلی کاپٹر جب کچھ تھوڑا سا بلند ہوتا تو ان کے کپڑے پھینکتے تھے تاکہ گاؤں والے دیکھ لیں اور روئیں اور اس طرح ذلیل کرتے تھے، کپڑے وہیں ہیلی کاپٹر میں اتار کر ہیلی کاپٹر سے نیچے پھینکتے تھے شلوار بھی کرتا بھی دوپٹہ بھی سب کچھ پھینک کر لے جاتے تھے، جب یہ حرکتیں کیں تو جوابی کارروائی میں مسلمانوں کو یہ حق مل گیا کہ اب ان کی عورتوں کو لائیں اور باندی بنالیں کیونکہ وہ باندی بنا سکتا ہے ! !

اس لیے کہا گیا ہے کہ سیاسی اور فوجی قوت مسلمانوں کے ہاتھ میں ہونی چاہیے تاکہ کفر کا دماغ درست رہے ورنہ تم اپنی آبرو اور اپنی عورتوں کی بھی حفاظت نہیں کر سکتے ! !

مشرف صاحب کتنے بہادر ہیں ہسپتال میں پڑے ہوئے ہیں [1] پہلے دندنا رہے تھے، اپنے گھر میں تو چوہا بھی بہادر ہوتا ہے، جب صدارت اتر گئی تو اب بیچارہ اپنی اصل پر آ گیا اب راستہ بدل کے کبھی ادھر بھاگتا ہے کبھی ادھر بھاگتا ہے یہ مسلمانوں کے جنرل ذرا اندازہ لگائیں کہ اتنے بزدل ہوتے ہیں اور اسلامی ممالک کے حکمران صرف پاکستان کے نہیں عرب کا بھی یہی حال ہے، عرب ہو یا عجم ہو، بنگلہ دیش ہو جو بھی مسلم ملک ہے اِلا ماشاء اللہ سب کا یہی حال ہے ! !

بہر حال اسلام نے غلامی کے رواج کو ختم کیا لیکن کفار کو جب موقع ملتا ہے وہ یہ کرتے ہیں اس لیے قرآن پاک میں مسلمانوں کو کہا گیا ہے ﴿ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ ﴾ [2] تاکہ تم عزت سے رہو ورنہ یہ تمہیں عزت سے نہیں رہنے دیں گے، اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے حکمرانوں کو اور عالمِ اسلام کو سمجھ دے اور اسلام کو غلبہ عطا فرمائے کفر کو مغلوب فرمائے، ہماری خطاؤں سے درگزر فرمائے وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

---

[1] سابق صدر پاکستان، جنرل پرویز مشرف ، تاریخ وفات : ۵ رفروری ۲۰۲۳ء [2] سورۃ الانفال : ۶۰